

21 دسمبر 1962

## ازعدالت عظمیٰ

بھوپال شوگر انڈسٹریز لمیٹڈ۔ مدھیہ پردیش، اور دیگر

بنام

ڈی۔ بی۔ ڈیوب، سیلز ٹیکس آفسر، بھوپال ریجن، بھوپال اور دیگر

(بی پی سنہا، سی جے، پی بی گجیندر رگڑ کر، کے این وانچو، کے سی داس گپتا اور جے سی شاہ، جسٹس۔)

سیلز ٹیکس۔ فروخت کنندہ کے ذریعہ کھپت۔ سامان کی فروخت پر ٹیکس۔ قانون سازی کی اہلیت۔ گورنمنٹ آف انڈیا

ایکٹ، 1935 (25 اور 26 Geo 2 - Sch. (Ch. 42:5 - 7، اندراج 54، فہرست II - مدھیہ پردیش سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبریکیشن ایکٹ، 1957 (1958 کا ایم پی 4)، دفعہ 2 (i) 3،

پہلا درخواست گزار، ایک کمپنی، چینی تیار کرتی ہے اور موٹر اسپرٹ، تیز رفتار ڈیزل تیل اور چکنا کرنے والے بھی فروخت کرتی ہے اور ریاست مدھیہ پردیش میں پٹرولیم پمپ کی دیکھ بھال کرتی ہے۔ موٹر اسپرٹ اور ڈیزل آئل کی فروخت کے سلسلے میں تشخیصی کارروائی میں، درخواست گزار سے درخواست گزار کے پاس موجود اسٹاک میں سے اپنی موٹر گاڑیوں کے لیے استعمال ہونے والے پٹرولیم اور تیل کے حوالے سے تشخیص کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ درخواست گزار نے تشخیص کے اس حصے کو اس بنیاد پر لٹا کر کیا کہ ایکٹ کی دفعہ 2 (1) کے ذریعے "خوردہ فروخت" کی تعریف جو موٹر اسپرٹ کے مالک کے ذریعہ کھپت کو ایکٹ کی دفعہ 3 کی وجہ سے ٹیکس کے قابل بنانے کی کوشش کرتی ہے، ریاست کی قانون سازی کی اہلیت سے باہر ہے اور یہ کہ غیر آئینی محصول آئین ہند کے آرٹیکل 19 (1) (ایف) اور (جی) کے تحت درخواست گزار کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

یہ مانا گیا کہ "اشیا کی فروخت پر ٹیکس" کے اندراج کے مقصد کے لیے فروخت کے لیے چار عناصر کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے (1) معاہدہ کرنے کے اہل فریق؛ (2) باہمی رضامندی؛ (3) کوئی چیز، مطلق یا عمومی جائیداد جس میں بیچنے والے سے خریدار کو منتقل کیا جاتا ہے؛ اور (4) ادا کی گئی یا وعدہ کی گئی رقم کی قیمت؛ اور یہ کہ جو لین دین فروخت کے روایتی تصور کے مطابق نہیں ہے اسے ریاستی مقننہ کی ٹیکس کی اہلیت کے اندر نہیں سمجھا جاسکتا۔

ریاست مدراس بمقابلہ گینن ڈنکرلی اینڈ کمپنی (مدراس) لمیٹڈ، [1959] ایس سی آر 379، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مزید کہا گیا کہ دفعہ 2(1) کے ذریعے فروخت کے عام تصور کو اس سامان کے مالک کی طرف سے کھپت میں لا کر وسعت دینے کی کوشش کی گئی ہے جس میں وہ سودا کرتا ہے جو اندراج 54، فہرست II، Sch.7 کے معنی میں فروخت نہیں تھی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935، اور اس وجہ سے، سیلز ٹیکس آفیسر کا حکم جو ایک غیر قانونی شق پر قائم کیا گیا تھا، خود غیر آئینی تھا اور اسے برقرار نہیں رکھا جاسکا۔

اصل عدالتی حد اختیار 1961: کی پیشکش نمبر 85۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزاروں کی طرف سے ایس ٹی دیسائی، جے بی داداچنئی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

جو اب دہندگان کے لیے بیسین، کے ایل ہاتھی اور آئی این ٹراف۔

21 دسمبر۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جے۔ بھوپال شوگر انڈسٹری لمیٹڈ (پہلا درخواست گزار) انڈین کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت شامل ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے، اور دوسرا درخواست گزار کمپنی کا شیئر ہولڈر اور ڈائریکٹر ہے۔ یہ کمپنی چینی تیار کرنے والی کمپنی ہے اور موٹر ٹرکوں اور دیگر موٹر گاڑیوں کے بیڑے کی مالک ہے۔ کمپنی موٹر اسپرٹ، تیز رفتار ڈیزل آئل، اور چکنا کرنے والے سامان فروخت کرنے کا کاروبار بھی کرتی ہے اور ریاست مدھیہ پردیش کے سیہور میں ایک پٹرولیم پمپ کو برقرار رکھتی ہے۔ یکم اپریل 1959 اور 31 مارچ 1960 کے درمیان، کمپنی نے اپنی موٹر گاڑیوں کے لیے 8908 گیلن پٹرولیم، 40719 گیلن تیز رفتار ڈیزل تیل اور روپے 2,453-47 کی قیمت کے چکنا کرنے والے استعمال کیے۔ 1958 کے مدھیہ پردیش سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبریکینٹس ٹیکسیشن ایکٹ 4 کے تحت تشخیص کرنے والے پہلے مدعا علیہ نے کمپنی کے ذریعے اپنی گاڑیوں کے لیے رکھے گئے اسٹاک میں سے موٹر اسپرٹ اور لوبریکینٹس کے حوالے سے سیلز ٹیکس ادا کرنے کا اندازہ لگایا، کیونکہ ان کے خیال میں اس طرح کی کھپت ایکٹ کے معنی میں فروخت کے مترادف ہے۔

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس عرضی کے ذریعے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 2(1) میں ریٹیل سیل

کی تعریف جو موٹر اسپرٹ کے مالک کے ذریعے کھپت کو ایکٹ کے تحت دفعہ 3 کی وجہ سے ٹیکس کے ذمہ دار بنانے کی کوشش کرتی ہے، ریاستی مقننہ کی اہلیت سے باہر ہے اور اس لیے کالعدم ہے اور ٹیکس کی ادائیگی کے لیے کمپنی پر ذمہ داری

عائد کرنے کی کوشش کرنے والے پہلے مدعا علیہ کا حکم آئین کے آرٹیکل 19(1) (ایف) اور (جی) کے تحت کمپنی کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

مدھیہ پردیش سیلز آف موٹر اسپرٹ اینڈ لبریکیشن ٹیکسیشن ایکٹ کے دفعہ 2(کے) میں ریٹیل ڈیلر کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ "کوئی بھی شخص جو کمیشن پر یا دوسری صورت میں اس شخص کے ذریعے استعمال کے مقصد سے موٹر اسپرٹ یا لوبریکنٹ فروخت کرتا ہے یا فروخت کے لیے رکھتا ہے جس کے ذریعے یا جس کی طرف سے اسے خرید اگیا ہے یا خرید اجا سکتا ہے"۔ دفعہ 2(1) میں ریٹیل سیل کی تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ "موٹر اسپرٹ یا چکنا کرنے والے خوردہ ڈیلر کی طرف سے کسی شخص کو اس شخص کے ذریعے استعمال کے مقصد کے لیے فروخت جس کے ذریعے یا جس کی طرف سے اسے خرید اگیا ہے یا خرید اجا سکتا ہے اور اس میں خود کسی خوردہ ڈیلر کی طرف سے یا موٹر اسپرٹ یا چکنا کرنے والے کی طرف سے اسے خوردہ فروخت کے لیے فروخت کی گئی کھپت شامل ہے۔" (تعریف کے بعد ایک وضاحت ہوتی ہے جو اس اپیل کے مقصد کے لیے مادی نہیں ہے۔) دفعہ 3 چارجنگ سیکشن ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایکٹ کی دفعات کے تابع، ایکٹ کے آغاز کے بعد متاثر ہونے والی موٹر اسپرٹ اور لوبریکنٹس کی تمام خوردہ فروخت پر ٹیکس ٹیبیل میں بیان کردہ نرخوں پر عائد کیا جائے گا۔

کمپنی ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت ریٹیل ڈیلر کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔ دفعہ 2(1) کے ذریعے کسی ریٹیل ڈیلر کے ذریعے خود دیا اس کی طرف سے موٹر اسپرٹ یا خوردہ فروخت کے لیے اسے فروخت کیے جانے والے چکنا کرنے والے مادوں کی کھپت کو خوردہ فروخت کی تعریف میں شامل کیا گیا ہے، اس طرح مقننہ نے فروخت کے عام تصور کو بڑھانے کی کوشش کی ہے، اور اس میں موٹر اسپرٹ اور چکنا کرنے والے خوردہ فروش کے ذریعے اپنے مقاصد کے لیے کھپت کو شامل کیا ہے جو اسے خوردہ فروخت کے لیے فروخت کیا جاتا ہے، اور دفعہ 3 کے ذریعے اس طرح کے کھپت کو فروخت کے طور پر قابل ٹیکس قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن اس عدالت نے ریاست مدراس بمقابلہ گینن ڈنکرلی اینڈ کمپنی (مدراس) لمیٹڈ (1) [1959] (S.C.R.379) میں فیصلہ دیا کہ اندراج 48، فہرست Sch II میں سامان کی فروخت کا اظہار ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935 کے VII کا وہی معنی ہے جو انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 میں ہے، اور اس لیے سامان کی فروخت کے لین دین میں جو ٹیکس کا ذمہ دار ہے، مندرجہ ذیل چار عناصر کی رضامندی ہو چاہیے۔ یعنی :

(1) معاہدہ کرنے کے اہل جماعتیں :

(2) باہمی رضامندی؛

(3) ایک چیز، مطلق یا عمومی جائیداد جس میں بیچنے والے سے خریدار کو منتقل کیا جاتا ہے؛ اور

(4) ادا کی گئی یا وعدہ کی گئی رقم کی قیمت۔

" کوئی ایسا لین دین جو فروخت کے اس روایتی تصور سے مطابقت نہیں رکھتا اسے ایسا نہیں مانا جاسکتا جس کے سلسلے میں ریاستی مقننہ ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری عائد کرنے والے قانون کو نافذ کرنے کا مجاز ہو۔ یہ پی میں مشاہدہ کیا گیا تھا۔ p-407

" اندراج 48 کے تحت سامان کی فروخت پر ٹیکس کے حوالے سے قانون نافذ کرنے کا اختیار درحقیقت سامان کی فروخت سے متعلق ہونا چاہیے، اور اس کے مطابق، صوبائی مقننہ، فروخت پر ٹیکس لگانے کے اپنے اختیار کے مطلوبہ استعمال میں، ٹیکس کے لین دین جو فروخت نہیں ہیں، محض یہ قانون بنا کر کہ انہیں فروخت سمجھا جائے گا۔

گنن ڈنکرلی اینڈ کمپنی کے معاملے (1) میں، اس عدالت سے اس بات پر غور کرنے کے لیے کہا گیا تھا کہ آیا عمارت کے معاہدے میں جو ایک، مکمل اور ناقابل تقسیم ہے، سامان کی فروخت ہوتی ہے یا نہیں۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ صوبائی مقننہ اندراج 48، فہرست Sch. VII-II کے تحت مجاز نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ، 1935، اس طرح کے معاہدے میں استعمال ہونے والے مواد کی فراہمی پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے اسے فروخت کے طور پر مانتا ہے۔ عدالت کا فیصلہ عمارت کے معاہدے کی کسی خاص نوعیت پر مبنی نہیں تھا۔ اس معاملے میں وسیع تر بنیاد پر یہ موقف اختیار کیا گیا کہ متعلقہ قانون سازی اندراج کے معنی میں سامان کی فروخت کے اظہار کا وہی مطلب ہے جو انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 میں سامان کی فروخت کے طور پر ہے، اور اس لیے ریاستی مقننہ کو ان لین دین کے سلسلے میں فہرست 11 کے اندراج 48 کے تحت ٹیکس عائد کرنے کے لیے قانون سازی کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا جو سامان کی فروخت کی نوعیت کے نہیں تھے جسے سختی سے اس طرح کہا جاتا ہے؛ اور عمارت کا معاہدہ ایسا لین دین نہیں ہے جس میں عمارت کی تعمیر کرنے والے ٹھیکیدار کے ذریعہ مواد کی فروخت ہوتی ہے، ریاست عمارت کے معاہدے میں استعمال ہونے والے مواد کی فراہمی پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے قانون سازی کرنے کی مجاز نہیں تھی جسے فروخت سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے یہ قرار دیا گیا کہ 1939 کے مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ IX میں فروخت کی تعریف تو وسیع کی حد تک غلط تھی۔

گینن ڈنکرلی اینڈ کمپنی کے معاملے (1) میں، مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کی دفعہ 2 (ایچ) (ii) کی قانونی حیثیت، جیسا کہ 1947 کے ایکٹ XXV کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جہاں تک اس میں کام کے معاہدے میں شامل سامان شامل تھا، حکومت ہند ایکٹ، 1935 کے ساتویں شیڈول میں اندراج 48، فہرست II کے تحت صوبائی مقننہ کی اہلیت کی روشنی میں طے ہونا پڑا۔ آئین کے تحت متعلقہ اندراج جس میں ریاستوں کو اندراج 54، فہرست II میں سامان کی فروخت پر ٹیکس لگانے کا قانون سازی کا اختیار دیا گیا ہے۔ چونکہ آئین کے تحت قانون سازی کے اختیارات کی تقسیم کی اسکیم میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے، اس لیے گینن ڈنکرلی کے کیس (1) [1999] (S.C.R.379) کا اصول، مدھیہ پردیش ایکٹ 41958

کی دفعات کے جواز کا فیصلہ کرنے میں لاگو ہوتا ہے۔

اس لیے سامان کے مالک کی طرف سے استعمال جس میں وہ سودا کرتا ہے وہ سیل آف گڈز ایکٹ کے معنی میں فروخت نہیں ہے اور اس لیے یہ اندراج 54، سٹ SCH. VII، II کے معنی میں سامان کی فروخت نہیں ہے۔ آئین۔ سامان کی فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کے قانون سازی کے اختیار کو ان لین دین پر ٹیکس عائد کرنے کے لیے قانون سازی کرنے تک محدود کیا جا رہا ہے جو انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 کے معنی کے اندر سامان کی فروخت کی تعریف کے مطابق ہیں، توسیع شدہ تعریف جس میں خوردہ فروش خود موٹر اسپرٹ یا خوردہ فروخت کے لیے اسے فروخت کیے گئے چکنا کرنے والے استعمال شامل ہے، ریاستی مقننہ کی اہلیت سے باہر ہے۔ لیکن دفعہ 2(1) کی تعریف میں شق "اور اس میں خود ایک خوردہ ڈیلر کی طرف سے یا اس کی طرف سے موٹر اسپرٹ یا چکنا کرنے والے کی خوردہ فروخت کے لیے اسے فروخت کی جانے والی کھپت شامل ہے" جو فرسٹ II، ایس ایچ میں اندراج 54 کے تحت اہلیت کی کمی کی وجہ سے ریاستی مقننہ کے خلاف ہے۔ آئین کا VII باقی تعریف سے الگ ہے، اور صرف اس شق کو ہی غلط قرار دیا جانا چاہیے۔

سیلز ٹیکس آفیسر نے ایکٹ کے دفعہ 2(1) کی تعریف پر مکمل طور پر انحصار کرتے ہوئے اپنی گاڑیوں کے لیے کمپنی کے ذریعے استعمال کیے جانے والے موٹر اسپرٹ اور چکنا کرنے والے مادوں کے سلسلے میں ٹیکس کی ادائیگی کے لیے ذمہ داری عائد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا ہے:

"مذکورہ سیکشن کے تحت تعریف خوردہ فروش کی طرف سے خوردہ فروخت اور کھپت کو واضح کرتی ہے۔ چونکہ خوردہ فروخت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور خود کی کھپت کو خوردہ فروخت میں شامل کیا گیا ہے؛ میں ڈیلر کے وکیل کی اس دلیل سے متفق نہیں ہوں (کہ ڈیلر کی گاڑیوں کے لیے استعمال ہونے والا سامان دفعہ 3 کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار نہیں ہے) اور ڈیلر کے ذریعے استعمال ہونے والے سامان پر ٹیکس لگایا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

سیلز ٹیکس آفیسر کا حکم جو قانون کے ایک حصے پر قائم کیا گیا ہے جو کہ غیر مجاز ہے اسے برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

ریاست مدھیہ پردیش کے وکیل نے اس عرضی میں دلیل دی ہے کہ کمپنی موٹر اسپرٹ اور چکنا کرنے والے مادوں کی مالک نہیں ہے جس میں وہ اس سے نمٹتی ہے، کیلیکٹس (انڈیا) لمیٹڈ کے ذریعے اسے فراہم کردہ سامان کے سلسلے میں فروخت کے لیے محض ایک کمیشن ایجنٹ ہے، اور اس وجہ سے اس کے اپنے مقصد کے لیے اس کے اصل سے تعلق رکھنے والے سامان کی کھپت ایکٹ کی دفعہ 2(1) کی تعریف کے پہلے حصے کے معنی کے اندر فروخت کی جائے گی۔ لیکن سیلز ٹیکس افسر نے ریٹیل سیل کی تعریف کے پہلے حصے کے تحت کیس کا فیصلہ نہیں کیا ہے: اس نے واضح طور پر تعریف کے دوسرے حصے پر اپنے فیصلے کی بنیاد رکھی ہے۔ ان حالات میں ہمیں اس سوال پر کوئی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ آیا کمپنی زیر بحث مدت

کے دوران اپنی موٹر گاڑیوں کے لیے استعمال ہونے والے سامان کے سلسلے میں سیلز ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اگر سیلز ٹیکس افسر کے لیے یہ مجاز ہے کہ وہ کسی کارروائی کو اپنانے، کمپنی کے ذریعے اپنی گاڑیوں کے لیے سامان کے استعمال پر ٹیکس لگائے، دفعہ 2(1) میں ریٹیل سیل کی تعریف کے پہلے حصے پر انحصار کرے، معاہدے کی شرائط اور دیگر متعلقہ آس پاس کے حالات کی وجہ سے، ایسا کرنے کے لیے اس کے لیے کھلا ہوگا۔

لہذا درخواست کی اجازت دی جائے گی اور ایک رٹ جاری کی جائے گی جس میں یہ اعلان کیا جائے گا کہ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے 26 دسمبر 1960 کو دیا گیا تشخیص کا حکم، جہاں تک اس کا تعلق کمپنی کی گاڑیوں کے لیے تشخیص کی مدت کے دوران استعمال ہونے والے موٹر اسپرٹ اور چکنا کرنے والے مادوں پر ٹیکس لگانے سے ہے، غلط ہے۔ جو اب دہندگان اس درخواست کے آخر اجات کمپنی کو ادا کریں گے۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔